41702-حج کی ادائیگی فوری طور پر واجب ہے

سوال

کیا استطاعت رکھنے کے باوجود کسی شخص کے لیے کئی برس تک فرضی حج کو مؤخر کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

جو شخص حج کی استطاعت رکھتا ہو اور حج کے فرضی ہونے کی تمام شروط متوفر ہوں تو اس پر فورا حج فرض ہوجاتا ہے اس لیے اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنی جائز نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی مایہ ناز کتاب "المغنی" میں کہتے ہیں :

"جس پر حج واجب ہوچکا ہو اور وہ اس کے لیے حج کرنا ممکن بھی ہو تو اس پر حج کی فوری ادائیگی واجب ہوگی، اور اس کے لیے حج کی ادائیگی میں تاخیر کرنی جائز نہیں، امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالی کا قول یہی ہے.

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور لوگوں پر اللہ تعالی نے حج فرض کیا ہے جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھے، اور جو کوئی کفر کے تو اللہ تعالی (اس سے) بلکہ سارے جہان والوں سے بے پرواہ ہے} آل عمران (97).

امر فورا پر دلالت کرتا ہے، اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے :

"جو حج کرنا چاہتا ہے وہ جلدی کرے"

مسند احمد، ابو داود، اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے، اور مسند احمد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ :

"ہوسکتا ہے مریض بیمار ہوجائے، اور سواری گم ہوجائے اور کوئی ضرورت پیش آجائے"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے. انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

امر فورا پر دلالت کرتا ہے کا معنی یہ ہے کہ :

مکلف پر واجب ہے کہ اسے جس کام کا حکم دیا جارہا ہے جیسے ہی اس کا کرنا ممکن ہو اسے فوری طور پر سر انجام دے، اور اس میں بغیر کسی عذر کے تاخیر کرنی جائز نہیں ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا حج فوری طور پر واجب ہوتا ہے یا کہ اس میں تاخیر ہوسکتی ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

" صحیح یہی ہے کہ حج فوری طور پر واجب ہوتا ہے، اور جو انسان بیت اللہ کا حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اس کے لیے تاخیر کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح باقی شرعی واجبات میں بھی جب اس میں کسی وقت یا سبب کی قید نہ لگائی گئی ہو تو وہ فوری طور پر واجب ہوتے ہیں" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (13/21).

واللہ اعلم.